نوحہ مولا علیؑ

کیا عجب سی سحر یہ آئی ہے
جس طرف دیکھیے اُداسی ہے
باپ جاتا ہے گھر سے مسجد کو
بیٹی فریاد کرتی جاتی ہے

روکے زینبؑ یہ حیدرؑ سے بولیں
آج گھر سے نہیں جاؤ بابا

کیسے سمجھائے تم کو یہ دکھیا
کیفیت کو میری سمجھو بابا
خوف ہے میرے دل میں عجب سا
کوئی ہم سے تمہیں چھین لے گا
ہو گا ہم پہ یتیمی کا سایہ

مان لو آج یہ بات میری
پیارے بابا پریشاں ہے بیٹی
آج کا دن لگا مجھ کو ایسے
جیسے دربار کو ماں گئی تھی
واسطہ ہے تمہیں سیدہؑ کا

کل سے کوفے میں ہے خوف پھیلا
شخص دیکھا گیا ایک ایسا
زہر میں ڈوبی تلوار تھامے
وہ بھی مسجد کی جانب گیا تھا
التجا سن لو میری خدارا

جانتی ہوں میں یہ بعدِ زہراؑ
گھر میں لگتا نہیں دل تمہارا
آج کے روز بس رہ لو گھر میں
ثانیِ فاطمہؑ ہوں میں بابا
میری چادر کو کر لو مصلیٰ

کیا بتاؤں تمہیں دل کی حالت
ٹوٹ جائے گی ہم پر قیامت
جب سے ماں سے جدا ہو گئے ہیں
ہے نہیں غم کو سننے کی ہمت
دیکھ سکتے نہیں ہم جنازہ

تم تو خود جانتے ہو نا بابا
بے وفا ہے یہ سارا ہی کوفہ
یہ تو پُرسہ بھی ہم کو نہ دیں گے
فطرتوں میں ہے اِن کی مدینہ
جانے کیوں کھنچ رہا ہے کلیجہ

راستہ روکا مُرغابیوں نے
ہاتھ جوڑے ہیں خود بیٹیوں نے
پھر بھی مسجد کی جانب بڑھے وہ
دیکھا ازلانؔ سب کوفیوں نے
بولتی ہی رہیں بنتِ زہراؑ

شاعرِ اہلِ بیتؑ: ارسلانؔ اعظمی